حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ کی اپنے شاگردوں
اور مریدوں کے لئے چند قیمتی نصائح اور اہم پیغام

مرتب

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ حدیث وفقہ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ کی اپنے شاگردوں اور مریدوں کے لئے چند قیمتی نصائح اور اہم پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم،الحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علیٰ سید المرسلین محمد و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین .برحمتک یا ارحم الراحمین.

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس صاحبؒ اپنے متعلقین ومحبین خصوصاً اپنے تلامذہ اور اصلاحی تعلق رکھنے والوں سے وقتاً فوقتاً متفرق ہدایتیں اور اہم نصیحتیں ارشاد فرماتے رہتے تھے،اور یہ سلسلہ سفر وحضر دونوں حالتوں میں قائم رہتا تھا، بلکہ حضر کے مقابلہ میں حالت سفر میں زیادہ اس کے مواقع آتے تھے،حضرت کا آخری سفر جو گجرات میں ''کھروڈ'' اور مدھیہ پردیش میں ''کھنڈوہ'' اور یوپی میں ''ہتورا باندہ'' کا ہوا تھا، یوپی اور ایم پی کے اسفار میں احقر حضرت کے ساتھ تھا،اس سفر میں متفرق موقعوں پر آپ نے اپنے تلامذہ اور مریدین کو اہم نصیحتیں فرمائیں،اس موقع کی نیز بعض دوسرے موقع پر فرمائی ہوئی حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی چند نصیحتیں تمام متعلقین ومحبین اور آپ کے تلامذہ ومریدین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں، تاکہ حضرتؒ کی ان نصیحتوں اور وصیتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں،اور اس کے مطابق عمل کرنے کی خود بھی کوشش کریں اور دوسروں تک بھی ان باتوں کو پہنچائیں۔

(۱) قرآن پاک کی تلاوت کا اہتمام

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن پاک کی تلاوت کا بہت اہتمام تھا،خود بھی زندگی بھر آپ کا یہ معمول رہا کہ روزانہ بلا ناغہ ایک پارہ تلاوت فرماتے تھے،اور رمضان المبارک میں تو تمام ضروری کاموں کے علاوہ سارا وقت تلاوت ہی میں صرف ہوتا تھا،حضرت اقدسؒ اپنے تمام متعلقین ومحبین خصوصاً تلامذہ اور اصلاحی تعلق رکھنے والوں کو نصیحت فرماتے تھے کہ قرآن پاک کی تلاوت کا بہت اہتمام کرو، جو لوگ حافظ قرآن نہیں ہیں وہ روزآنہ دیکھ کر تین پارے یا ایک پارہ کی تلاوت کیا کریں، ایک پارہ نہ کرسکیں تو آدھا پارہ ہی کریں، ناغہ نہ کریں، اور جو لوگ حافظ قرآن ہیں وہ نوافل میں،تہجد یا اوابین میں ایک پارہ کا معمول بنالیں، وقت میں گنجائش نہ ہو تو نصف پارہ ہی پڑھ لیا کریں،لیکن نوافل میں قرآن پاک پڑھنے کی عادت ڈالیں،اس کے بڑے فوائد ہیں،جن کا قرآن پاک کچا ہے وہ سنتوں اور نوافل میں ایک ایک رکوع پڑھنے کی عادت ڈالیں،اس طرح رفتہ رفتہ ان کا قرآن پاک بھی پختہ ہوجائے گا،خود حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حافظ قرآن نہ ہونے پر بہت افسوس فرماتے تھے،اور فرماتے تھے کاش میں بھی حافظ قرآن ہوتا تو میں بھی نوافل میں قرآن پاک پڑھتا، حافظ نہ ہونے کی وجہ سے قرآن پاک نوافل میں نہیں پڑھ سکتا،حفظ قرآن کی قدر تو بڑھاپے میں معلوم ہوتی ہے، کچھ نہ کرسکے تو لیٹے لیٹے قرآن پاک ہی پڑھتا ہے،جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت دی ہے ان کو اس کی قدر کرنا چاہئے،اور اپنی اولاد کو حافظ قرآن ضرور بناؤ،اس کی قدر بعد میں معلوم ہوگی۔

(۲) درود شریف کی کثرت کا اہتمام

حضرت والا اپنے تمام متعلقین اور مریدین کو درود شریف پڑھنے کی بہت ہدایت فرماتے تھے،بعض مریدین نے حضرت والا سے عرض کیا کہ بارہ تسبیحات کا ذکر جو آپ نے بتلایا ہے اس کو پورا کرلیتا ہوں، قرآن پاک کی تلاوت بھی کرلیتا ہوں، وقت میں گنجائش ہے کچھ اوراذکار بتلادیجئے ،فرمایا درود شریف کا اہتمام کرو، جتنا وقت بچے اس میں درود شریف پڑھا کرو، درود شریف پڑھنے کے بڑے فضائل

ہیں، ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں، حضرت ابی ابن کعبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا تھا کہ میں آپ پر کتنا درود پڑھا کروں؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو، عرض کیا چوتھائی وقت؟ آپ نے فرمایا اور زیادہ کرو تو اور بہتر ہے، عرض کیا نصف وقت میں؟ فرمایا جتنا چاہو، اور زیادہ کرلو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے، عرض کیا دوثلث؟ آپ نے فرمایا جتنا چاہو، اور زیادہ کرلو تو اور بہتر ہے، عرض کیا کہ پھر تو پورے وقت آپ پر درود ہی پڑھا کروں گا، آپ نے فرمایا پھر تو اللہ تعالیٰ تمہارے سارے گناہ معاف فرمادے گا، اور تمام مہمات اور پریشانیوں کی طرف سے تمہاری کفایت کرے گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۸۶، ج ۱)

جو لوگ آپ کی مجلس میں بیٹھتے خصوصاً جمعہ کے دن بعد عصر آپ بار بار ان سے فرماتے خالی مت بیٹھو، خاموش مت بیٹھو، درود شریف پڑھو، درود شریف پڑھو، خود بھی درود شریف پڑھتے رہتے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے، بعض عمر رسیدہ حضرات جو گویا اپنی عمر کی آخری منزلیں طے کرر ہے تھے، انہوں نے حضرت والا سے حسن خاتمہ کی دعا کی درخواست کی، حضرت نے ان سے فرمایا بس درود شریف کی کثرت رکھو، تمام خالی اوقات میں درود شریف خوب پڑھا کرو۔

(۳) اپنی خطاؤں اور اپنے عیبوں کو پیش نظر رکھو! دوسروں کے عیبوں کو مت دیکھو!

حضرتؒ کے کھنڈوہ کے سفر میں ایک مجلس میں حضرت کے خاص متعلقین ومحبین اور اصحاب علم موجود تھے، ان سب کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت نے ارشاد فرمایا اپنے عیبوں پر نظر رکھو، اور اپنے گناہوں کو یاد کرتے رہو، حدیث شریف میں آیا ہے وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ یعنی اپنے گناہوں کو یاد کرکے روتے رہا کرو، توبہ استغفار کرتے رہو، ایک روایت میں ہے کہ تمہارے گناہ اور تمہارے عیوب تم کو دوسروں کے عیوب اور خطاؤں پر نظر ڈالنے سے باز رکھیں، مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں اور خطاؤں پر نظر مت کرو، بلکہ اپنے عیبوں اور اپنی خطاؤں کو پیش نظر رکھو، اور توبہ واستغفار کرتے رہو، مجلس میں ایک صاحب علم نے عرض کیا کہ حضرت توبہ واستغفار کرتا ہوں، اور صلوٰۃ التوبہ بھی وقتاً فوقتاً پڑھتا رہتا ہوں، صلوٰۃ الحاجہ اور صلوٰۃ التوبہ الگ الگ پڑھتا ہوں، حضرت نے ارشاد فرمایا صرف صلوٰۃ التوبہ پڑھ لینا کافی نہیں، تنہائی میں بیٹھ کر اپنی خطاؤں اور گناہوں کو خوب سوچو، سوچ سوچ کر آنسو بہاؤ روؤ اور اللہ تعالیٰ سے خوب توبہ واستغفار کرو، اور آئندہ احتیاط رکھو۔

(۴) بدنگاہی خطرناک مرض ہے اپنے نگاہوں کی حفاظت رکھو!

خاص اہل علم کی مجلس میں نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ نگاہ کی بہت حفاظت کرو! یہ مرض بہت لوگوں میں پایا جاتا ہے، اگر کوئی غیر شادی شدہ ہے اس کی بیوی بھی موجود ہے، پھر بھی اس کے اندر یہ مرض پایا جاتا ہے، بیوی ہونے کے باوجود اس کی نگاہیں دوسری عورتوں پر پڑتی ہیں، تو یہ اس کے خباثت نفس کی دلیل ہے، یہ اس کا باطنی مرض ہے، اس کو اپنے مرض کا علاج کرنا چاہئے، یہ بہت مہلک مرض ہے، مدینہ پاک میں ہم نے ایک نوجوان کو دیکھا بڑا متقی وپرہیز گار تھا، پیر جمعرات کا روزہ رکھتا تھا، ایک دکان کے پاس سے چند عورتیں گزریں اس نے نگاہ اٹھا کر نہیں دیکھا، اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی، یہی تقویٰ ہے، نگاہ کا اٹھانا نہ اٹھانا تو اختیاری امر ہے، آدمی ہمت سے کام لے، نفس کے تقاضے کو دبائے، قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت کرنے سے بھی اس مرض سے نجات مل جاتی ہے، نفس کا مقابلہ آسان ہوجاتا ہے۔

(۵) صدقہ کا مال پاکیزہ مال کو بھی برباد کردیتا ہے

حضرت کے بہت خاص متعلقین اہل علم تشریف لائے تھے حضرت نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا حرام مال سے پرہیز کرنا، مال حرام کا ایک لقمہ تمہارے منہ میں نہیں جانا چاہئے، حدیث پاک میں آیا ہے جو جسم مال حرام سے پرورش پاتا ہے وہ جسم دوزخ میں

جائے گا، مدرسہ والوں کو بہت احتیاط کرنا چاہئے، صدقہ وزکوٰۃ کا مال تو ان لوگوں کا حق ہے جو اس کے مصرف اور مستحق ہیں صدقہ کا تھوڑا مال بھی ہمارے تمام مال کو برباد کردے گا، یہ مضمون حدیث پاک میں آیا ہے کہ صدقہ کا تھوڑا مال تمہارے کل مال کو ہلاک کردے گا، اس لئے اس کا بہت خیال رکھو کہ صدقہ اور زکوٰۃ کا مال ہمارے مال میں شامل نہ ہونے پائے اور ہم اس کے استعمال کرنے والے نہ بنیں، ورنہ تھوڑا مال کل مال کی ہلاکت کا ذریعہ بنے گا، اللہ تعالیٰ حفاظت میں رکھے۔

(۶) اپنے ماں باپ کی اور اپنے صالح بیٹے کی قدر کرو!

حضرت اقدسؒ نے نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ماں باپ اللہ تعالیٰ کی ایسی بڑی نعمت ہیں کہ پوری دنیا میں اس کا کوئی بدل نہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت دی ہو، جن کے ماں باپ زندہ ہوں ان کو اس نعمت کی قدر کرنا چاہئے، ماں باپ ایسی نعمت ہیں کہ تم پر احسان کریں گے، اور بھول جائیں گے، دوسرا کوئی تم پر چھوٹا احسان کرے گا وہ بھی یاد رکھے گا، لیکن ماں باپ بڑے سے بڑا احسان کریں گے اور بھول جائیں گے، اس لئے ان کی بہت قدر کرنا چاہئے، ان کی خدمت کرو، ان کے ساتھ محبت وعظمت سے پیش آؤ، جس چیز کی ان کو ضرورت ہو اس کا انتظام کرو، ان کے جوتے سیدھے کرو، نرمی سے بات کرو، ان کا جی خوش کرو، دیکھو وہ ہم سے خوش ہوتے ہیں یا نہیں، بڑے ہو کر بھی ان کے جوتے سیدھے کرو، اور ان کی خدمت کرو، اسی طرح نیک اولاد بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، ماں باپ کو چاہئے کہ جن کو اللہ نے نیک اولاد دی ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں، اپنی اولاد کی بھی قدر کریں، اس کی قدر ان سے پوچھو جن کی اولاد نافرمان ہے، جو خون کے آنسو روتے ہیں، کڑھ کڑھ کر رہتے ہیں، اس لئے نیک اولاد کی بہت قدر کرو اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

(۷) تمام اہل علم اور فارغ ہونے والے تمام طلبہ کے لئے حضرتؒ کی چند نصیحتیں

آسٹریلیا کے رہنے والے ایک طالبعلم نے حضرتؒ کی خدمت میں لکھا: بندہ متعلم دارالعلوم اسلامیہ عربیہ (ماٹلی والا بھروچ گجرات) اس سال دورۂ حدیث کی تکمیل کرکے آئندہ مہینہ سند فراغت اور دستارِ فضیلت پارہا ہے، بعدہٗ وطن کے لئے عازم ہے، لہٰذا آنحضرت مدظلہ سے عرض ہے کہ مجھے ادعیۂ صالحہ اور نصائح غالیہ سے نوازیں، حضرت اقدسؒ نے جواب تحریر فرمایا:

عزیزم سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) عزیز من! آپ نے دین کا علم پڑھا ہے اس لئے آپ اپنے لئے اسی کو منتخب کریں، اسی کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کریں، چند باتیں لکھتا ہوں جو اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے پسند کرتا ہوں۔

(۲) تصحیح نیت واخلاص کا اہتمام۔

(۳) اتباعِ سنت پر مداومت۔

(۴) معاصی سے کلی اجتناب اور مواقع معاصی سے حتی الوسع دوری۔

(۵) تعلیم دین سے اشتغال اور اشاعتِ دین کی مکمل فکر۔

(۶) تبلیغ سے حتی الوسع ربط۔

(۷) تزکیہ (یعنی) اصلاح کی غرض سے اہل اللہ سے تعلق اور ان کی ہدایت پر عمل۔

(۸) اصلاح فی مابین المسلمین کا اہتمام اور منازعت سے کلی گریز۔

(۹) قدرے نوافل کا اہتمام۔

(۱۰) اپنے اندر اللہ پاک کی محبت پیدا کرنے کی فکر۔

محمد یونس مظاہر علوم سہارنپور ۱۲؍رجب ۱۴۱۱ھ

(۸) تعلیم وتدریس اور تبلیغ حتی الوسع تینوں کام کیجئے!

اسی طرح کے ایک اور خط میں ایک شاگرد کو نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

عزیزم سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دین سیکھنا اور اس پر عمل کرنا اور دوسروں کو سکھانا سبھی ضروری ہے۔

تدریس وتعلیم میں بھی مشغول رہنا چاہئے، اور حسب استطاعت تبلیغ میں بھی حصہ لینا چاہئے، حدیث میں ہے:

إنّ اللّٰه تعالیٰ لم یبعثنی معنّتاً ولا متعنّتاً ولکن بعثنی معلّماً میسّراً. (رواہ احمد ص ۳۲۸، ج ۳)

مسند دارمی، سنن ابن ماجہ ص ۲۱ میں ہے: **إنّما بعثنی معلّماً**، دیکھو مشکوٰۃ ص ۳۶۔

مسند احمد ص ۱۰۱، ج ۴ حضرت معاویہؓ کی حدیث میں ہے: **إنّما أنا مبلّغ واللّٰه یهدي.**

مسلم ص ۴۸۲، ج ۱، ترمذی ۲۰۵، ج ۲ میں حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے: **إنّ اللّٰه أرسلنی مبلّغاً ولم یرسلنی متعنّتاً**، یہ مسلم کے الفاظ ہیں، ترمذی کے الفاظ ہیں: **إنّما بعثنی اللّٰه مبلّغاً ولم یبعثنی متعنّتاً.** العبد محمد یونس، واللہ اعلم

(۹) صحیح علم کے بغیر تبلیغ کا کوئی اعتبار نہیں

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: حدیث میں ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **إنّما بعثت معلّماً**، میں معلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں، اور ایک روایت میں ہے: **إنّما بعثت مبلّغاً**، مجھ کو تبلیغ کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے۔

تبلیغ اٹکل پچّو سے نہیں ہوتی کہ جو منھ میں آیا کہہ دیا، نہیں، تبلیغ علم کی بنیاد پر ہوتی ہے، اسی لئے فرمایا **إنما بعثت معلّماً**، میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، میں مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہوں، آپ اللہ کے رسول ﷺ کی اتباع کے میدان میں اُسی وقت داخل ہوں گے جب آپ کے پاس علم ہوگا، اُس کے بعد ہی آپ اس کے مطابق لوگوں کو راستہ دکھلائیں گے، یہیں سے معلوم ہوا کہ علم کا درجہ اول ہے، تبلیغ کا درجہ ثانی ہے (یعنی تبلیغ سے پہلے علم ضروری ہے) اور تبلیغ وہی معتبر ہے جو علم کے مطابق ہو، اور اگر علم کے مطابق نہیں تو تبلیغ کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۱۰) میرا قصور اور میرا کہا سنا معاف کرنا

حضرت نے اپنے متعلقین، محبّین اور اپنے تلامذہ اور خدّام سے بار بار ارشاد فرمایا بھائی کسی کو ستاؤ نہیں! اپنا معاملہ ہر ایک سے بالکل صاف رکھو، کوشش کرو کہ میری ذات سے کسی کو تکلیف نہ ہو، بھائی اگر میں نے کسی کو کہا سنا ہو، میری ذات سے جس کو تکلیف پہنچی ہو مجھے معاف کرنا، اپنے خدّام سے کہا میری ذات سے اگر کسی کو تکلیف پہنچی ہو میرے مرنے کے بعد میری طرف سے ان سے معافی مانگ لینا، اگر میرے اوپر کسی کا قرض نکل آئے میری طرف سے قرض ادا کردینا، اور مجھے کبھی کبھی کچھ پڑھ کر بخش دیا کرنا، وہ عالَم تو ایسا عالَم ہے کہ بڑے بڑے اولیاء بھی اس کی تمنا کرتے ہیں کہ میرے پاس کہیں سے ہدیہ آجائے یعنی مجھے کوئی ثواب پہنچادے، بچّو! میرے آگے پیچھے تو کوئی ہے نہیں نہ بیوی نہ بیٹا، بس تمہیں لوگ ہو، مجھ کو پڑھ کر ثواب بخشتے رہنا۔

محمد زید مظاہری ندوی

استاذ حدیث وفقہ

دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۳/ جمادی الآخر ۱۴۳۹ھ